REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
۱۱ شعبان ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۹ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۲۹ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور اقدس کو اللہ تعالے کے فضل سے نزلہ کی تکلیف میں کافی کمی رہی۔ البتہ کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہے۔ رات سے کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

پاکستان کو اقوام عالم کی صف میں صحیح مقام حاصل کرنے کیلئے امن کی ضرورت ہے

کیڈٹ کالج کی پاسنگ آؤٹ پریڈ پر صدر ایوب کی تقریر

رسالپور ۲۸ جنوری۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل یہاں کیڈٹ کالج کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امن ہمیشہ ایک اہم چیز رہی ہے۔ لیکن اس وقت پاکستان کے لئے امن خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ہم دنیا کی اگلی صف کی قوموں میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے کے نصب العین کے قریب پہونچ چکے ہیں۔ —— فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا آبادی کے اعتبار سے پاکستان دنیا کی اگلی صف کے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہمیں معیار زندگی سماجی بہبود اور تعلیم کے اعتبار سے بھی ان ملکوں کے برابر ہونا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے صنعت کار سائنسدان اور ماہرین تعلیم یہ تبدیلیاں رونما کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب وہ کسی مداخلت اور خوف کے بغیر اپنا کام کر سکیں۔ وہ ہمیں اسی صورت میں ترقی سے ہمکنار کر سکتے ہیں جب امن ہو۔ اب یہ مسلح افواج اور آپ لوگوں کا کام ہے کہ انہیں مطلوبہ تحفظ کا یقین دلائیں۔ پاکستانی فضائیہ کا بنیادی مشن یہ ہے کہ اپنے ملک کے خلاف کسی جارحانہ کارروائی کو روکا جائے۔ آپ کسی بھی حملہ کے خلاف ڈھال ہو جائیں اور اندرون ملک امن قائم رکھیں۔ یہ آپ کا بنیادی فرض ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کو یہ فرض پورا کرنے میں کامیاب کرے۔

صدر ایوب نے فضائیہ میں شامل ہونے والے نوجوان کیڈٹوں کو مشورہ دیا کہ وہ افسروں کی حیثیت سے اصولوں کو شخصیتوں پر مقدم رکھنا سیکھیں۔ گہرے مطالعہ سے اپنے ذہن میں وسعت پیدا کریں۔ کاہلی و سہل کوشی کو شعار نہ بنائیں۔ کیونکہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کی وجہ سے ہزاروں آدمیوں کی زندگیوں کا انحصار انہی افسروں پر ہوگا۔

پاکستان میں تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں انہیں ضرور دریافت کیا جائیگا

پاکستان میں روسی سفیر ایم۔ ایس کپسٹا کا اعلان

کراچی ۲۸ جنوری۔ پاکستان میں روسی سفیر مسٹر ایم۔ ایس کپسٹا نے یقین ظاہر کیا ہے۔ کہ پاکستان میں تیل ضرور دریافت ہوگا آپ نے کہا کہ ڈھاکہ کی سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے جو روسی ماہرین طبقات الارض آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس سے پہلے پاکستان آنے والے روسی ماہرین کی اس رائے سے اتفاق کیا ہے کہ اس علاقہ میں تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ جونہی مناسب طریقہ سے تیل نکالنے کی کوشش کی گئی تیل دریافت ہو جائے گا۔

چینی سفارت خانہ نے کل اپنے ملک کے سائنسدانوں کے اعزاز میں دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے روسی سفیر مسٹر ایم۔ ایس کپسٹا نے کہا۔ مسٹر خروشیف نے بھی پاکستان کے وزیر معدنیات مسٹر بھٹو سے یہی کہا تھا کہ پاکستان میں تیل ضرور ملیگا۔

شدید طوفان میں ۴۶ جاپانی لاپتہ ہوگئے

ٹوکیو ۲۸ جنوری۔ جاپان کے ساحلی علاقہ کے سمندروں میں گذشتہ تین دن سے جو زبردست طوفان آ رہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ ان میں ۴۶ اشخاص ڈوب گئے ہیں۔ طوفان کی لپیٹ میں آنے والے ملاحوں میں ایک جاپانی جہاز کوٹی مارو کے عملہ کے ۲۳ افراد بھی شامل ہیں یہ جہاز ادکامایا کی بندرگاہ کے قریب طوفانی موجوں کی لپیٹ میں آنے کے بعد لاپتہ ہوگیا تھا۔

آئرش طیارہ تباہ ہوگیا

لنڈن ۲۸ جنوری۔ آئرلینڈ کا ایک فوجی طیارہ کل صبح راڈر کے آلات کی جانچ پڑتال کی مشقوں کے دوران گر کر تباہ ہوگیا اس طیارے میں چار ہوا باز سوار تھے جو ہلاک ہوگئے۔

جامعہ احمدیہ میں سالانہ تقریری مقابلے

ربوہ ۲۸ جنوری انشاء اللہ العزیز ۳۰ اور ۳۱ جنوری بروز سوموار اور منگل الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے علی الترتیب اردو اور عربی میں بعد نماز مغرب جامعہ احمدیہ کے ہال میں ہو رہے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ بکثرت شمولیت فرمائیں۔

محمد شفیق قیصر
الامین للجمعیۃ العلمیۃ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۲۸ جنوری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۸ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب ۳۰ جنوری کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۲۸ جنوری۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب بغرض اعلائے کلمۃ الحق بیرون پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے مورخہ ۳۰ جنوری بروز پیر بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

مکرم حافظ صاحب قبل ازیں ماریشس اور مشرقی افریقہ میں کئی سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے آپ کو بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور حصول مقاصد میں کامیابی بخشے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر ... الفضل ... ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ رجنوری ۶۱ء

ایک عظیم الشّان قرآنی صداقت

ہفتہ وار اخبار "صدق جدید لکھنؤ" کے ۲۰ رجنوری ۱۹۶۱ء کے شمارہ میں ایک معاصر کے لندنی مکتوب نگار کے حوالے سے حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

"سعودی عرب کی آمدنی ۱۹۴۳ء میں تیل کی دریافت سے قبل ۵۰ لاکھ سالانہ تھی۔ ۱۹۵۴ء میں تیل کی دریافت سے چند ہی سال بعد ۱½ ارب سالانہ تک پہنچ گئی اور اب ۱۹۶۰ء میں یہ میزان ایک ارب ۶۰ کروڑ سالانہ تک پہنچ چکی ہے۔"

اس خبر پر "افراط دولت کے کرشمے" کے زیر عنوان تبصرہ کرتے ہوئے معاصر نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آمدنی کے اس ہزار گنا اضافے نے وہاں کے حکمران اور مالدار طبقہ کی دینی و اخلاقی زندگی پر کیا اثر ڈالا ہے؟ اس ضمن میں معاصر مذکور نے انہیں حضرت عمرؓ کی سادگی اور حضرت علیؓ کا فقر و فاقہ یاد دلا کر سادہ زندگی اختیار کرنے اور اسلامی اقدار کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سردست ہمیں اس ضمن میں کچھ نہیں عرض کرنا۔ ہمارے نزدیک اس سے ہزار گنا زیادہ سوچنے والی بات یہ ہے کہ عرب کی سرزمین میں تیل کی دریافت کے بعد آمدنی میں ہزار گنا اضافہ ایک عظیم الشان قرآنی صداقت کو روز روشن کی طرح واضح کر رہا ہے اور بانگ دہل یہ اعلان کر رہا ہے کہ یہ زمانہ قرآنی پیشگوئیوں کے بموجب ایک خاص زمانہ ہے اور اس زمانے کے مخصوص تقاضوں کو پورا کرنا امت مسلمہ پر بدرجۂ اولیٰ فرض ہے۔ وہ قرآنی صداقت کیا ہے اور وہ کونسی پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے یہ زمانہ ایک خاص زمانہ ثابت ہوتا ہے اور پھر اس زمانے کے وہ کون سے مخصوص تقاضے ہیں جن کو پورا کرنا از حد ضروری ہے؟ اس سوال کا جواب چنداں مشکل نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں ان سب باتوں کا تفصیل سے ذکر موجود ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آخری زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

یعنی "جب زمین پھیلا دی جائیگی اور جو کچھ اُس میں ہے وہ اسکو نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب (کی بات سننے) کیلئے کان دھرے گی اور یہی (اُس پر) فرض ہے۔"

(الانشقاق آیات ۴ تا ۶)

ان آیات میں ایک ایسے زمانے کی خبر دی گئی ہے کہ جب علم طبقات الارض بہت وسیع ہو جائے گا اور زمین کے نیچے قدرت نے جو خزانے پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں وہ دریافت ہو ہو کر باہر نکل آئیں گے اور انسان ان سے متمتع ہوگا۔ زمین خالی ہو جائیگی سے یہ مراد نہیں کہ کوئی چیز بھی اس کے اندر باقی نہیں رہے گی اور سب کچھ باہر آ جائے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنی کثرت سے اس کے راز ظاہر ہوں گے کہ گویا یوں معلوم ہوگا کہ کوئی راز باقی ہی نہیں رہا۔ سو اس میں کیا شک ہے کہ موجودہ زمانے میں علم طبقات الارض میں جسقدر ترقی ہوئی ہے اتنی پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور جیسی عجیب و غریب معدنیات اور دوسری چیزیں ہزاروں ہزار فٹ کی گہرائی سے آجکل زمین میں سے نکالی جا رہی ہیں اور ان کی وجہ سے ملکوں کی دولت میں جو اضافہ ہو رہا ہے وہ نہایت درجہ حیران کن ہے چنانچہ موجودہ زمانے میں خود ارض القرآن کے اندر تیل کی دریافت کے باعث وہاں کی آمدنی میں ہزار گنا اضافہ اور وہاں دولت کی افراط قرآن مجید کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر دال ہے اور اس بات کی آئینہ دار ہے کہ یہ ایک خاص زمانہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں پہلے سے خبر دے رکھی ہے۔ اس زمانے کی خصوصیت کیا ہے؟ جیسا کہ خود قرآن مجید کی اس سورۃ اور احادیث سے ثابت ہے کہ اسی آخری زمانہ میں ہی مسیح موعود کا ظہور مقدر تھا پس یہ حالات اس امر کو واضح کر رہے ہیں کہ جب اس زمانے کے متعلق قرآن مجید کی بیان کردہ ایک ایک بات پوری ہو چکی ہے اور ایک دنیا ان کے پورا ہونے پر گواہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ظہور مسیح موعود کا وعدہ پورا نہ ہوا ہو۔ زمین کے مخفی خزانوں کے باہر آنے کے بارے میں جو بھی اطلاعات آئے دن دنیا میں نشر ہوتی رہتی ہیں ان کے ضمن میں اصل سوچنے والی بات یہی ہے کہ جب قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے بموجب وہ آخری زمانہ آگیا ہے تو وہ آسمانی تقدیر جسکے ساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کا غلبہ وابستہ ہے اور جس کے حق میں یہ سب باتیں علامتوں کا درجہ رکھتی ہیں کیوں ظاہر نہیں ہوئی اور یہ کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ ظاہر ہو چکی ہو اور دنیا والے ابھی تک اُس سے غافل ہوں۔ پس سوال اس میں "افراطِ دولت کے کرشموں" کا ہی نہیں ہے بلکہ اصلی سوال ہے تو یہ ہے کہ علامتیں ظاہر ہونے کے باوجود ابھی تک صبح امید کیوں نمودار نہیں ہوئی؟ اور اگر صبح امید نمودار ہو چکی ہے تو ایسا تو نہیں کہ ہم ہی ابھی بیدار نہ ہوئے ہوں۔ اور اسکے نمودار ہونے سے تاحال بے خبر ہوں؟ اس سوال کے جواب پر کسی ایک ملک یا علاقہ کا نہیں پوری دنیا کے مستقبل کا دار و مدار ہے۔

فلم بینی کا بھوت

ایک لائلپوری معاصر اپنے اداراتی کالم میں رقمطراز ہے:۔

"ڈھاکہ سے آمدہ ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی ترقیاتی مشاورتی کونسل جس کے چیرمین مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان ہیں نے فیصلہ کیا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر سینما دیکھنے کی پابندی لگا دی جائے۔ یہ ایک نہایت احسن اور اصلاحی اقدام ہے اور اگر مشرقی پاکستان کے علاوہ یہ پابندی مغربی پاکستان میں بھی لگا دی جائے تو اسکے نتائج یقیناً صحت مند برآمد ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ وقت میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر فلم بینی کا بھوت بری طرح سوار ہے۔ جس سے نوجوان جنہوں نے آئندہ چل کر ملک و قوم کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں جرائم اور بے راہ روی کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ بچوں کے جرائم کے رجحان کی محرک "مار دھاڑ" ڈاکہ زنی اور رومان کے واقعات سے لبریز فلمیں اور فحش فلمی گانے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر سینما دیکھنے کی پابندی لگا دی جائے تو بچوں میں بے راہ روی اور جرائم کے رجحان کا یقیناً خاتمہ ہو سکتا ہے۔ فلموں کے علاوہ فحش گانوں کے ریکارڈنگ پر بھی پابندی عاید ہونی چاہیئے۔" ("ڈیلی بزنس" لائلپور ۲۶ رجنوری ۶۱ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے پچیس تیس سال پہلے ہی فلم بینی کی مضرت کو بھانپتے ہوئے مطالبات تحریکِ جدید" کے تحت جماعتِ احمدیہ کے افراد کے لئے یہ لازم قرار دیا تھا کہ وہ فلم بینی سے بکلّی اجتناب کریں۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ حضور نے جماعت کے نوجوانوں کو آج کل کے زمانے کی لغو اور لایعنی قسم کی جملہ تفریحات سے بچا کر اور انہیں کردار سازی کے اوصاف سے متصف کر کے اسلام کا سچا خدمتگذار بنا دیا۔ یہ تحریک جدید کے مطالبات پر عملدرآمد ہی کا نتیجہ ہے کہ جماعت کے نوجوان اس زمانے کے مسموم مشاغل اور تفریحات سے مجتنب رہتے ہوئے اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں اور ان کی مجاہدانہ مساعی کے نتیجے میں آج اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے حضور نے آج سے ربع صدی سے بھی قبل جماعت کے سامنے مطالباتِ تحریک جدید کی شکل میں انداز زیست کے جو پُرحکمت اصول پیش فرمائے تھے اور جو جماعت میں ایک نئی روح پھونکنے اور افراد جماعت کی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنے دنیا بہت کچھ نقصان اٹھانے کے بعد اب رفتہ رفتہ ان کی طرف آ رہی ہے۔

رُوسی ڈاکٹروں کی ایک نئی تحقیق

فلم بینی کے علاوہ تمباکو نوشی کے نقصانات بھی دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور جدید تحقیقات کے نتیجہ میں اس کی مضرت کا احساس بڑھتا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں اس سلسلہ میں حسب ذیل دلچسپ خبر اخباروں میں شائع ہوئی تھی:۔

"لکھنؤ ۲۷ر نومبر۔ آج جب ایک جلسہ کے بعد سفیر سوویت روس مقیم دہلی کو سگرٹ پیش کی گئی تو انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں سو برس تک جینے کا آرزومند ہوں۔ ہمارے ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ ہر سگرٹ جو پیا جاتا ہے وہ انسان کی عمر طبعی ۵ منٹ سے ۷ منٹ تک گھٹا دیتا ہے۔"

اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے بھارت کا ایک ہفت روزہ معاصر رقمطراز ہے:۔

"یعنی اگر دن رات میں ۱۰ سگرٹ پئے گئے تو صرف ایک دن رات میں عمر کے ۵۰ سے لیکر ۷۰ منٹ تک گھٹ گئے اور ایک مہینہ میں ان کے تیس گھنٹے اور ایک سال میں ان کے ۳۶۵ گھنٹے

(باقی ص۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک پُرمعارف تقریر

مغرب سے طلوعِ شمس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

فرمودہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی انگلستان سے کامیاب مراجعت اور جناب منیر آفندی الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق کی تشریف آوری پر ایک دعوت چائے دی تھی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے جو پُرمعارف تقریر فرمائی تھی۔ وہ ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:

چونکہ مغرب کی نماز کا وقت ہونے والا ہے اس لئے میں بہت مختصر تقریر کروں گا میں اس وقت صرف ایک بات کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ باتیں تو کئی تھیں مگر چونکہ نماز کا وقت تنگ ہے۔ اس لئے میں صرف اس امر کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے

کلام کے کئی بطن ہوتے ہیں

اور ہر بطن اپنے اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کے سات بطن ہیں اور سات بطنوں میں سے آگے ہر بطن کی الگ الگ تفاسیر ہیں۔ اسی طرح ایک ایک آیت سینکڑوں اور ہزاروں معانی پر مشتمل ہے غلطی سے مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ قرآن کریم صرف

چند تفسیروں میں محصور

ہے۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ ہر معنے جو عربی زبان سے درست ثابت ہوتے ہیں۔ ہر معنے جسے عربی صرف و نحو برداشت کرتے ہیں اور ہر معنے جو قرآن کریم کی ترتیب سے نکلتے ہیں وہ درست اور صحیح ہیں۔ کیونکہ اگر وہ معنے خدا تعالیٰ کے مدنظر نہ ہوتے تو وہ ان معنوں کی ضرور تردید کرتا اور ایسے لفظ نہ بولتا۔ جن سے نئے معنے تو پیدا ہوتے۔ مگر وہ معنے اللہ تعالیٰ کے منشاء یا انسانی عقل کے خلاف ہوتے۔ بہرحال اس موقعہ پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث

میں اس زمانہ کے متعلق ایک اشارہ پایا جاتا ہے (گو اس کے بعض اور معنے بھی ہیں) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں مغرب سے سورج کا طلوع ہو گا اور جب یہ واقعہ ہو گا۔ تو اس کے بعد ایمان نفع بخش نہیں رہے گا۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے ہمارے خلاف ایجی ٹیشن شروع کی۔ اور انہوں نے دعوے کیا کہ ہم نے احمدیت کا خاتمہ کر دیا ہے اور ۱۹۳۴ء سے ہی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک

نئی زندگی

بخشی اور اسے ایک ایسی طاقت عطا فرمائی جو اس سے پہلے اسے حاصل نہیں تھی۔ اس نئی زندگی کے نتیجہ میں ہماری جماعت میں قربانی کا نیا مادہ پیدا ہوا۔ ہماری جماعت میں اپنے نفوس اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے کا نیا جوش پیدا ہوا۔ اور ہماری جماعت میں دین اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے اعلاء کے لئے باہر جانے کا

نیا ولولہ اور نیا جوش

موجزن ہوا۔ چنانچہ پہلے بیسیوں اور پھر سینکڑوں نوجوانوں نے اس غرض کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا۔ اور میں نے خاص طور پر ان کی دینی تعلیم کا قادیان میں انتظام کیا۔ تاکہ وہ باہر جا کر کامیاب طور پر تبلیغ کر سکیں اس عرصہ میں جنگ کی وجہ سے ہمارے پہلے مبلغ باہر رکے رہے۔ اور نئے مبلغوں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ جنگ کے خاتمہ پر ہم نے ساری دنیا میں اپنے مبلغ اس طرح پھیلا دیئے۔ کہ احمدیت کی تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ باقی مسلمانوں میں تو اس کی کوئی مثال ملتی ہی نہیں۔ ہماری جماعت میں بھی جو قربانی کی عادی ہے۔ اس قسم کی کوئی مثال پہلے نظر نہیں آتی۔ جب مبلغ تیار کر کے بیرونی ممالک میں بھیجے گئے۔ تو خدا تعالیٰ کی مشیئت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت ہمارا جو لشکر گیا ہوا تھا۔ اس میں سے سب سے پہلے شمس صاحب مغرب سے مشرق کی طرف آئے۔ پس اس

پیشگوئی کا ایک بطن

یہ بھی تھا کہ آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کی فتح اور اسلام کی کامیابی اور اسلام کے غلبہ اور اسلام کے استقلال کے لئے ایسے سامان پیدا کرے گا۔ جن کی مثال پہلے مسلمانوں میں نہیں ملے گی۔ اور اس وقت سورج یعنی شمس مغرب سے مشرق کی طرف واپس آئے گا۔ ہمارے مولوی جلال الدین صاحب کا نام شمس ان کے والدین نے نہیں رکھا ماں باپ نے صرف جلال الدین نام رکھا تھا مگر انہوں نے باوجود اس کے کہ وہ شاعر بھی نہیں تھے یونہی اپنے نام کے ساتھ شمس لگا لیا۔ تاکہ اس ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو کہ جب شمس مغرب سے مشرق کی طرف آئے گا۔ تو اس وقت ایمان نفع بخش نہیں ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے معنی یہ کئے ہیں۔ کہ اس وقت

اسلام اور ایمان کے غلبہ کے آثار

شروع ہو جائیں گے۔ اور یہی معنے صحیح اور درست ہیں۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب کوئی پیشگوئی پوری ہو تو اسی وقت اس کے تمام پہلو اپنی تکمیل کو پہونچ جانے چاہئیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ تورات اور بائیبل سے پتہ لگتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ جب آپ ظاہر ہوں گے تو اس وقت کفر بالکل تباہ ہو جائے گا۔ حالانکہ جب آپ ظاہر ہوئے تو آپ کے ظہور کے ساتھ ہی کفر تباہ نہیں ہوا۔ درحقیقت اس پیشگوئی کا مطلب یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی بعثت کے ساتھ کفر کی تباہی کی بنیاد رکھی جائے گی۔ اسی طرح اس پیشگوئی کے بھی یہ معنے نہیں کہ جب شمس صاحب آجائیں گے تو اس کے بعد لوگوں کے لئے انکا ایمان نفع بخش ثابت نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

علم کے تین مدارج

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین ہے یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے۔ جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (س ۲۱)

جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا۔ ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم

سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے"۔

تبلیغ اسلام کی خاص بنیاد

دکھی جائیگی اور اس وقت اسلام کو اتنا غلبہ حاصل ہوگا کہ لوگوں کا ایمان لانا اتنا نفع بخش نہیں ہوگا۔ جتنا پہلے ہو سکتا تھا۔ پہلے تو اسلام کی آواز ایسی ہی ہوگی۔ جیسے ایک وحید وطرید انسان کی آواز ہوتی ہے۔ مگر پھر دُنیا کے چاروں طرف مبلغ پھیل جائیں گے۔ قرآن کریم کے تراجم شائع کر دئے جائینگے۔ لٹریچر شائع ہونا شروع ہو جائے گا اور اس کے بعد ایک انسان اسلام کی آواز کو اس طرح نہیں سنے گا جیسے اجنبی آواز ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اس آواز کو اس طرح سنے گا جیسے ایک شناخت شدہ آواز ہوتی ہے اور ایسی آواز کا انکار اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا ایک منفرد آواز کا انکار آسان ہوتا ہے یہی معنے اس پیشگوئی کے ہیں کہ اس وقت ایمان قبول کرنا اتنا مشکل نہیں رہے گا۔ جتنا پہلے ہوا کرتا تھا۔ اس وقت اسلام پھیلانے والے بڑی کثرت سے پھیل جائینگے لوگ اسلام کی تعلیم سے مانوس ہو جائینگے اور اسلام قبول کرنا ان کے لئے پہلے جیسا دوبھر نہیں رہے گا۔ یہ مفہوم ہے جو اس پیشگوئی کا ہے۔ پھر وہ زمانہ بھی آجائیگا جب اس

پیشگوئی کا دوسرا بطن

پورا ہوگا اور مغرب سے اسلام کے مبلغ نکلنے شروع ہوں گے اور مغرب میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بجائے اسلام کو مٹانے کے اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے پھر وہ زمانہ بھی آئے گا جب اس دنیا پر صرف اشرار ہی اشرار رہ جائیں گے اور جب سورج بھی مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کرے گا اور دنیا تباہ ہو جائے گی۔ یہ سارے بطن ہیں جو اپنے اپنے وقت پر پورے ہوں گے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اس کا ایک بطن یہ بھی ہے جو

شمس صاحب کے آنے سے پورا ہوا

اور جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی پیشگوئی کے مطابق ہمارا اس وقت کا دفاعی جارحانہ حملہ ہوگا جو زیادہ سے زیادہ قوی ہوتا چلا جائے گا۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں پر بھی اور جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جب جارحانہ اقدام کا وقت آتا ہے تو یکے بعد دیگرے قوم کے نوجوانوں کو قربانی کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ جب لڑائی نہیں ہوتی اس وقت فوجوں کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی لیکن جب جارحانہ اقدام کا وقت آتا ہے تو جس طرح ایک تنور والا اپنے تنور میں پتے جھونکتا چلا جاتا ہے اسی طرح نوجوانوں کو قربانی کی آگ میں جھونکنا پڑتا ہے اور یہ پرواہ نہیں کی جاتی کہ ان میں سے کون بچتا ہے اور کون مرتا ہے ایسے موقعہ پر سب سے مقدم سب سے اعلےٰ اور سب سے ضروری یہی ہوتا ہے کہ جیسے پروانے شمع پر قربان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح نوجوان

اپنی زندگیاں اسلام کے احیاء کیلئے قربان کر دیں

کیونکہ ان کی موت کے ساتھ ان کی قوم اور ان کے دین کی زندگی وابستہ ہوتی ہے۔ اور یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ اگر قوم اور دین کی زندگی کے لئے دس لاکھ یا دس کروڑ یا دس ارب افراد بھی مر جاتے ہیں تو ان کی پرواہ نہیں کی جا سکتی اگر ان کے مرنے سے ایک مذہب اور دین زندہ ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔

شمس صاحب پہلے مبلغ ہیں

جو جنگ کے بعد مغرب سے واپس آئے ہیں تو حکیم فضل الرحمان صاحب بھی مغرب میں ہیں مولوی محمد شریف صاحب بھی مغرب میں ہیں۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب بھی مغرب میں ہیں اور ہو سکتا تھا کہ کوئی دوسرا پہلے آجاتا ہم نے حکیم فضل الرحمان صاحب کو آج سے نو ماہ پہلے واپس آنے کا حکم دیدیا تھا مگر ان میں سے کسی کو واپس آنے کی توفیق نہیں ملی۔ توفیق ملی تو شمس صاحب کو ملی تا اس ذریعہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی یہ پیشگوئی پوری ہو کہ جب آخری حملے کا وقت آئے گا اس وقت شمس نامی ایک شخص مغرب سے مشرق کی طرف واپس آئے گا اور اسکے آنے کے ساتھ اسلام کے جارحانہ اقدام اور اسکے حملہ عظیمہ کی ابتدا ہوگی اور نوجوان ایک دوسرے کے پیچھے قربانی کے لئے بڑھتے چلے جائینگے پروانہ کیا ہے حقیقت اور بے عقل جانور ہے مگر پروانہ بھی شمع پر جان دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اگر پروانہ شمع کیلئے اپنی جان قربان کر سکتا ہے تو کیا ایک عقلمند اور باعزت انسان خدا اور اسکے رسول کے لئے اپنی جان دینے کو تیار نہیں ہوگا؟

اسکے بعد

میں دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی اسلام کی خدمت کی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا موقعہ دے تا کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں تو ان مجرموں کی طرح کھڑے نہ ہوں جن کے ذمہ خدا تعالیٰ کا قرضہ باقی ہوگا۔ بلکہ ان لوگوں کی صف میں کھڑے ہوں جنہوں نے اس کا حق ادا کر دیا اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے مِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ۔

دوست چندہ امدادِ درویشاں کو یاد رکھیں

یہ ایک بڑی اہم جماعتی ذمہ واری ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کچھ عرصے سے چندہ امدادِ درویشاں میں کمی آگئی ہے جس سے مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو۔ اس کے لئے بار بار تذکیر یعنی یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سو میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امداد درویشاں کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمہ واری ہے۔ جس کی طرف مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو درویش (اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق حقیقۃً درویش ہی ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں اور ہندوستان میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں۔ اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر تنگی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خدائی توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں۔ یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے کی جاتی ہے:-

(۱) اوّل جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں ان کی مالی امداد کا انتظام کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ جس میں بوڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد وغیرہ شامل ہے۔

(۲) جو درویش وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آکر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں ان کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تاکہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں اور اپنے دیار کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں۔ جن میں بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ گذشتہ جلسہ کے موقعہ پر جو یکصد درویش ربوہ آنے تھے ان پر دفتر ہذا کا ذائد از تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰/-) خرچ ہوا تھا۔ اس سے خرچ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمہ واری کی طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ "یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے"۔ اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں بلکہ خاص حالات میں اپنے ان مخلص درویش بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دارالامان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔

(مرزا بشیر احمد) ۲۳/۱/۵۷

درخواست دُعا:- مکرم منشی محمد الدین صاحب بھکیدار ربوہ ڈسٹرکٹ سرگودھا ان دنوں بعارضہ دمہ بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت چوہدری غلام محمدؐ صاحب مرحوم آف پوہلہ مہاراں

(از مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب معاون وکیل المال - ربوہ)

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ اگست ۱۹۰۴ء میں قریباً تیئس ۲۳ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر لاہور میں حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ کے مکان پر بیعت سے مشرف ہوئے اور بیعت کے بعد قادیان جا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔

سوائے آخری جلسہ سالانہ کے جبکہ آپ بہت کمزور اور بیمار تھے، بیعت کے بعد ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے۔ اس جلسہ میں شمولیت نہ کر سکنے کا آپ کو بیحد قلق اور صدمہ تھا۔ چنانچہ میرے نانا محترم جناب حاجی اللہ بخش صاحب ۲۵ دسمبر ۱۹۶۰ء کی صبح کو جب جلسہ سالانہ کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت چوہدری صاحب پاپیادہ ڈیڑھ فرلانگ کا فاصلہ بیماری اور کمزوری کی حالت میں طے کر کے سڑک پر آئے اور فرمانے لگے کہ ۵۵ سال کے عرصہ میں میں کسی جلسہ سالانہ سے محروم نہیں رہا اور اس دفعہ مجبور ہوں نہیں جا سکتا اور ساتھ ہی رقت طاری ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ نانا صاحب محترم پر بھی یہ کیفیت طاری ہو گئی۔ اسی طرح ایک چٹھی مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے نام لکھی اس میں بھی جلسہ سے محرومی پر رنج و اندوہ کا اظہار فرمایا۔

میرے والد صاحب محترم اور حضرت چوہدری صاحب کے درمیان قبول احمدیت کے بعد ۵۴ سال تک ایسی رفاقت۔ محبت اور اخوت کا تعلق رہا۔ جس کی بہت کم نظیر ملتی ہے ہر دو بزرگوں کے لئے چند دن کی جدائی بھی بے حد شاق گذرتی تھی اور عموماً دینی اور دنیاوی کاموں میں وہ رفیق ہوتے تھے اور کوئی اہم معاملہ طے نہ ہوتا تھا۔ جب تک ایک دوسرے سے مشورہ نہ کر لیتے خدمت دین کی راہ میں دونوں پر تنگی اور آسائش کے زمانے مشترک گذرے ہیں

حضرت چوہدری صاحب کو قرآن مجید کے مطالعہ کا عشق کی حد تک شوق تھا۔ بلاناغہ دیر تک تلاوت فرماتے اور آیات پر تدبر اور غور و فکر کرتے رہتے۔ گھر اور گاؤں کے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۴ء تک خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا طالبعلم تھا اور بورڈنگ ہاؤس میں مقیم تھا۔ حضرت چوہدری صاحب جب قادیان آتے تو ازراہ شفقت ضرور بورڈنگ ہاؤس میں تشریف لاتے۔

میرے پاس استاذی المکرم ماسٹر محمدؐ علی صاحب اظہر کا ایک قرآن مجید کا نسخہ تھا جس کے ہر ورق کے ساتھ ایک سفید ورق شامل تھا۔ مکرم ماسٹر صاحب موصوف نے بہت محنت کے ساتھ سفید اوراق پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے درس قرآن کے نوٹ لکھے ہوئے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے ایک دفعہ جب یہ نسخہ میرے پاس دیکھا تو میرے ذریعے سے مکرم ماسٹر صاحب سے چھ مہینے کے لئے قرآن مجید کا یہ نسخہ لینے کی درخواست کی جو انہوں نے منظور فرمائی۔ بعد میں حضرت چوہدری صاحب کی خواہش پر ماسٹر صاحب نے یہ نسخہ حضرت چوہدری صاحب کو ہدیۃً دے دیا۔ حضرت چوہدری صاحب ماسٹر صاحب کے اس احسان کو نہایت قدر اور عزت سے یاد کیا کرتے تھے اور ان نوٹوں کا اکثر مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔

آپ صاحب الہام و کشف تھے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے غرض ہر حال میں ذکر الٰہی کرتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ خاص فضل تھا کہ آپ کی بہت سی دعائیں قبول ہوتیں۔ آپ کے سب سے بڑے پوتے چوہدری سعید احمد صاحب بی اے کالج کے زمانے میں دینی امور کی طرف سے کچھ غافل نظر آئے۔ ان کے والد مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب جن کے وہ اکلوتے بیٹے ہیں کو بہت فکر لاحق تھا۔ میرے سامنے کی بات ہے کہ حضرت چوہدری صاحب مرحوم نے فرمایا "آپ فکر نہ کریں۔ میں دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس بچے کو دین کی طرف راغب کر دے گا"۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی بچہ بعد میں واقف زندگی بن کر قادیان دارالامان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور اس کی دینداری۔ نیکی۔ تقویٰ اور قربانی ہمارے لئے قابل تقلید بھی ہے اور قابل فخر بھی۔ حضرت چوہدری صاحب کی بے شمار مقبول دعاؤں میں سے یہ صرف ایک معمولی نمونہ ہے۔

بیماروں کی عیادت فرماتے اور ان کے پاس بیٹھ کر لمبی لمبی دعائیں فرمایا کرتے تھے حد درجہ دیندار۔ دیانت دار۔ صالح۔ متقی با اخلاق اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ اور ہر کسی سے نہایت محبت کا برتاؤ فرماتے۔ اس عاجز کے ساتھ انتہائی شفقت کا سلوک فرماتے۔ آپ کو دنیاوی وجاہت بھی حاصل تھی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور عرصہ تک ڈسٹرکٹ اسیسر رہے۔ لوگ اپنی ضرورتوں کے لئے آپ کے پاس آتے اور آپ بقدر استطاعت ہر کسی کی مدد فرماتے خندہ پیشانی اور اخلاق فاضلہ سے ملتے اور ملنے والے پر آپ کی روحانیت اور اخلاق کا گہرا اثر ہوتا۔ غرضیکہ وہ سراپا محبت اور شفقت تھے۔

خلافتِ ثانیہ کی بیعت میں بھی آپ نے سبقت کی اور آپ کی تبلیغ سے باقی احباب بھی آہستہ آہستہ خلافت ثانیہ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

درحقیقت چوہدری صاحب اس دنیا کے آدمی نہیں تھے اور آخرکار ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء قبل از نماز مغرب اپنے محبوب حقیقی کی محبت اور کشش انہیں ہم سے جدا کر کے لے گئی۔

۳ جنوری کو ۲ بجے بعد دوپہر جب ہم بہشتی مقبرہ ربوہ میں انہیں سپرد خاک کر کے واپس لوٹے تو زبان حال کہہ رہی تھی کہ

اٹھ کر تو آ گئے ہیں تیری بزم سے مگر
کچھ دل ہی جانتا ہے کہ کس دل سے آئے ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

نقد و نظر

سفرنامہ حج (با تصویر) :- مؤلفہ الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے

صفحات ۸۰ - کتابت و طباعت دیدہ زیب - قیمت نوے نئے پیسے

مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے کے جو دلچسپ اور مفید مضامین سفر حج کے سلسلے میں الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں انہیں بہت سے مفید اضافوں کے ساتھ اب نعمانیہ پریس سے مزین ایک دیدہ زیب کتابچہ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔

یہ کتابچہ تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بہت ہی مفید اور ایمان افروز معلومات پر مشتمل ہے جن کا علم ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ زبان سادہ اور سلیس ہے۔ انداز تحریر اتنا دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ ہمارے نزدیک اس کی بکثرت اشاعت ہونی چاہئے۔ سفر حج سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند اصحاب کو تو بالخصوص اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی۔ پیپر کار ز گنپت روڈ لاہور سے منگوائی جا سکتی ہے۔ ربوہ کے کتب فروشوں سے بھی مل سکتی ہے۔

درخواست دعا

میرے نانا ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(جمال الدین سرور احمد فرسٹ ایئر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ ماجدہ بیگم صاحبہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۱ء بروز اتوار اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ قاری غلام مجتبیٰ صاحب (چشتی صاحب) کی دختر اور میاں بشیر احمد صاحب مرحوم ابن میاں معراج الدین صاحب عمرؓ رئیس لاہور کی اہلیہ تھیں۔ ایک لمبے عرصے کی علالت کے بعد مالیر کینٹ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت عمر ساٹھ سال تھی۔

نماز جنازہ کرنل ایم ایس ملک صاحب کی کوٹھی پر مولانا عبد المالک خانصاحب نے پڑھائی۔ جماعت کے دیگر احباب کے علاوہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بھی نماز جنازہ میں شریک ہوئے مرحومہ کو امانتاً مقامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہے۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ شدید بیماری کی حالت میں بھی جب ان کو ہوش آیا تو نماز ادا کرنے کی خواہش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے گہری محبت اور عقیدت تھی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(مشتاق احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مالیر کینٹ)

مجلس مشاورت کا دوسرا اہم فیصلہ!

موصی احباب توجہ فرمائیں!!

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق ایک اہم فیصلہ سب کمیٹی بیت المال کی تجویز پر گذشتہ مجلس مشاورت میں ہوا تھا جسے صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۱۲۱ غ م مؤرخہ ۲۲-۴-۶۰ میں تعمیل کے لئے ریکارڈ کیا ہے۔

"جو موصی باقاعدہ طور پر اپنا چندہ ادا کرتے ہیں ان کے ناموں پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے۔ جیسا کہ تحریک جدید نے انیس ۱۹ سالہ جہاد میں شامل ہونے والوں کی کتاب شائع کی ہے"!

اس کتاب کی تیاری سے قبل اس تجویز اور فیصلہ کی اطلاع موصی احباب کو کیا جانا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا موصی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے وصیت کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمائیں۔ اور جو احباب بقایادار ہوں وہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک اپنا بقایا ادا کر کے حساب صاف کر دیں تاکہ ان کے اسماء باقاعدہ چندہ ادا کرنے والوں کی زیر تجویز فہرست میں آ جائیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جن احباب کی طرف سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک کسی گذشتہ سال کے فارم اصل آمد پُر ہو کر نہیں آئے گو ان کی طرف سے حصہ آمد آ رہا ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی رو سے وہ بھی باقاعدہ چندہ دینے والے نہیں سمجھے جاتے بلکہ بقایادار سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے جن احباب نے ابھی تک گذشتہ سال کے فارم اصل آمد پُر نہیں کئے وہ اب پُر کر کے جلد ارسال فرمائیں تاکہ وہ اس جہت سے بھی بقایادار نہ سمجھے جائیں۔

امراء صاحبان و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے موصی احباب کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں اس اعلان کی جلدی اطلاع کرا دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

حج بیت اللہ

کچھ عرصہ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پروگرام میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ہر سال خدام الاحمدیہ کا ایک نمائندہ حج کے لئے جائے۔ گذشتہ سال افسوس ہے کہ تحریک حج میں خاطر خواہ فنڈ نہ ہونے کے باعث ہمارا نمائندہ نہ جا سکا۔ اس سال ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو ہمارا نمائندہ ضرور حج کو جائے۔ اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس اہم اسلامی عبادت کے ثواب میں شریک ہوں۔ اور تحریک حج کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اسی تحریک کے ممبران کو سال میں صرف ایک روپیہ چندہ دینا ہوتا ہے۔ امید ہے کہ نمائندے اپنے ہاں اس تحریک کو عام فرمائیں گے اور خدام اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ انسپکٹران خدام الاحمدیہ کو بھی فراہمی فنڈ کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کی یہ خواہش ہے کہ اس سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی صحابی خدام کے نمائندہ کے طور پر حج کے لئے تشریف لے جائیں۔ اس لئے حضور کے صحابہ میں سے جو بزرگ اس کے لئے تیار ہوں وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ چونکہ حکومت کی طرف سے حج پر جانے والوں کا انتخاب بذریعہ قرعہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایک سے زیادہ درخواستیں بھیجی جائیں گی۔ جس دوست کا انتخاب کیا گیا ان کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ بحری جہاز کا نصف کرایہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چچازاد بھائی محترم محمد وحید الزمان صاحب اچانک بوجہ بلڈ پریشر دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے مؤرخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء بوقت سات بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی اس طرح اچانک وفات کا بہت صدمہ پہنچا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ مرحوم کو احمدیت سے خاص محبت تھی۔ یادگار صرف اپنی بیوہ چھوڑی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ غمزدہ محمد شمس الرحمٰن

سیکرٹریان مال کی خاص توجہ کیلئے

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں ابھی بہت کمی ہے اور جلسہ کے اخراجات کے نصف سے کچھ ہی اوپر رقم وصول ہوئی ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ اور یہ خیال نہ پیدا ہو کہ جلسہ تو ہو چکا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اور اس سال پہلے سالوں سے بہت زیادہ احباب کو ان مبارک ایام میں ربوہ آنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک لیکن چندہ جلسہ سالانہ کا ایک بڑا حصہ ابھی قابل وصول ہے جسے سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک پورا کرنا ضروری ہے۔

اسی طرح اب چندہ عام و حصہ آمد کے بجٹ پورا کرنے کے لئے بھی زیادہ محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ سال رواں میں سے آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ ابھی تک تدریجی بجٹ میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ کمی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تبدیلی حلقہ جات انسپکٹران بیت المال

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال کے حلقہ جات کی تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے۔ لہٰذا متعلقہ حلقہ جات کے عہدیداران سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً گذارش ہے کہ وہ انسپکٹران بیت المال سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نام انسپکٹر		موجودہ حلقہ
سید مختار احمد شاہ صاحب خلیل	:-	ضلع منٹگمری و ضلع لاہور (ماسوائے لاہور شہر)
چوہدری جمیل الرحمان صاحب خلیق	:-	بہاولپور ڈویژن
چوہدری غلام رسول صاحب	:-	ضلع سرگودھا

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

انصار اللہ خیرپور ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع

خیرپور ڈویژن کی مجالس انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱ و ۱۲ فروری بروز ہفتہ و اتوار بمقام باندھی ضلع نواب شاہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ صدر محترم نے شمولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔ خیرپور ڈویژن کے زیادہ سے زیادہ انصار کو شمولیت کرنی چاہیئے باندھی ریلوے اسٹیشن ہے۔ موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لانا چاہیئے۔ اجتماع انشاء اللہ گوناگوں روحانی برکات کا حامل ہوگا۔

(ناظم انصار اللہ خیرپور ڈویژن)

مسجد مبارک ربوہ کیلئے صفوں کی ضرورت

جلسہ سالانہ سے قبل مسجد مبارک ربوہ کے لئے پٹھہ کی صفوں کی ضرورت تھی جو قرض لے کر تیار کروائی گئی ہیں۔ اس پر چار صد روپیہ کا خرچ آیا ہے۔ مخلص احباب جماعت سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں اور مسجد مبارک کی ضروریات کے لئے جلد رقوم بھجوائیں تاکہ قرض کی رقم کو اتارا جا سکے۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

ضرورت ڈسپنسر

عدن میں ایک کوالیفائڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے جو احباب باقاعدہ ڈسپنسر ہوں اور اس کام کا اچھا تجربہ رکھتے ہوں۔ ان کے لئے اچھا موقع ہے۔

تنخواہ :- ۵۰۰-۳۰-۶۲۰-۴۰-۷۰۰ شلنگ ہوگی۔

کرایہ سفر :- ڈسپنسر اور ان کی اہلیہ کے لئے ہر تین سال بعد کرایہ سیکنڈ کلاس بحری سفر

مکان :- مکان مہیا کیا جائیگا جس کا کرایہ ۱/۲ تنخواہ ماہوار ہوگا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ضروری کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

شہروں میں آبادکاری کا کام مکمل ہونے والا ہے

چیف سیٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین کا بیان

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷ جنوری۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین نے کہا ہے کہ دیہات میں مہاجرین کی آبادکاری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور شہروں میں بحالیات کا کام بھی تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ شہروں میں پچانوے فیصد متروکہ دکانوں اور نوے فی صد متروکہ مکانوں بانوے فی صد متروکہ دکانوں اور نوے فیصد صنعتی اداروں کی منتقلی مکمل ہو چکی ہے اور کام بھی جلد مکمل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے لائلپور میں انتقال اراضی کے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ضلع میں انتقال اراضی کا کام سب سے پہلے مکمل ہو جائے گا۔

پیر احسن الدین نے چک نمبر ۲۴۷ ج ب میں مقامی حکام۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بہت جلد چھوٹی اور درمیانہ درجہ کی صنعتیں رائج کرنا چاہتی ہے۔ اس پروگرام کے پیش نظر انہوں نے عوام کو تلقین کی کہ وہ اپنے بچوں کو درستی تعلیم کے علاوہ فنی تعلیم بھی دلانے کی کوشش کریں تاکہ ملک کی صنعتی ترقی کی راہ ہموار ہو جائے۔

مختلف علاقوں میں انتقال اراضی کے کام پر لاگت

سیٹلمنٹ کمشنر کے بیان کی وضاحت

لاہور ۲۷ جنوری حکومت مغربی پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں لائلپور کی پریس کانفرنس میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین کے بعض بیان کی وضاحت کی گئی ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ پیر احسن الدین نے یہ نہیں کہا تھا کہ یکم جولائی سے آبادکاری اور سیٹلمنٹ کا کام ڈپٹی کمشنروں کے سپرد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اسی قسم کی ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔

سرکاری اعلان کے مطابق انتقال اراضی کے لئے ابھی کسی زمین کو فروخت کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ البتہ ایسی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے کہ جن گاؤں میں انتقال اراضی کے پروگرام کی زد میں آنیوالی سرکاری زمین فروخت کر دی جائے یا نہیں ابھی اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ پریس نوٹ میں اس اطلاع کو بھی غلط قرار دیا گیا ہے کہ انتقال اراضی کے کام پر دو روپے ۵ ف ایکڑ لاگت آرہی ہے اس اعلان کے مطابق

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نرخوں کے نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۰ فروری ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم اسی دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع شرح پرسنٹیج	زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعاد تکمیل
وزیر آباد سیالکوٹ سیکشن پر اگوکی سمبڑیال اور سیر دیں نشیبی علاقوں اور جوہڑوں وغیرہ کی کھدائی۔	۱۷۰۰۰/ روپے	۴۰۰/ روپے	تین ماہ

وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ ٹنڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن میں ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ۱۰ فروری ۱۹۶۱ء سے قبل اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات ہمراہ لا کر اپنے نام رجسٹر کرائیں۔

تفصیلی شرائط و دیگر کوائف نرخوں کا نظرثانی شدہ شیڈول اور پلان وغیرہ ایام کار میں سے کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا اور کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۰ فروری ۱۹۶۱ء سے قبل جمع کرا دیں۔

ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ مکمل ہندسوں میں درج کرنا چاہئیے کسور پر مشتمل ریٹ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور)

"ہم اپنے وطن عزیز کی حفاظت کرنا جانتے ہیں"

افغانستان کی معاندانہ روش کے سلسلہ میں گورنر کا اعلان

سبی ۲۷ جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان، افغانستان کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانے کی پرخلوص کوششوں میں ناکام رہی ہے۔ تاہم پاکستان اتنا مضبوط ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے ایک ایک انچ رقبہ کا دفاع کر سکتا ہے۔ ملک امیر محمد خان نے کل سبی کے جرگہ میں افغانستان کی معاندانہ پالیسی پر قبائلی سرداروں کے احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

قبائلی سرداروں نے افغان حکمرانوں کی اس غیر دوستانہ پالیسی پر تشویش کا اظہار کیا تھا، جس کی وجہ سے افغانستان کے ساتھ دوستانہ رابطہ استوار کرنے کی کوششیں ناکام رہی ہیں۔ صوبائی گورنر نے قبائلی سرداروں کو یقین دلایا کہ کسی غلط یا ناجائز مطالبہ پر غور کرنا تو ایک طرف رہا۔ ہم ایسی بات سننے کے بھی روادار نہیں۔ پاکستان کے غیور فرزند اپنے وطن عزیز کی حفاظت کرنا جانتے ہیں اور انہیں مرعوب نہیں کیا جا سکتا۔

قبائلی سرداروں نے مسئلہ کشمیر کے متعلق پر بھی تشویش کا اظہار کیا تھا۔ ملک امیر محمد خان نے اس مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان بھارت کے ساتھ تمام تنازعات حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ نہری پانی کے معاہدے سے دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام کا نیا باب کھل گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام میں صرف یہی رکاوٹ باقی رہ گئی ہے۔ لیکن جب تک یہ مسئلہ حل نہ ہوا اس وقت تک خوشگوار تعلقات کا قیام ممکن نہیں۔

مقامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے صوبائی گورنر نے کہا کہ حکومت پاکستان کوئٹہ اور قلات کے عوام کی ترقی میں گہری دلچسپی لیتی ہے اور اس کی کوشش ہے کہ اس علاقہ کے عوام بھی دوسرے ترقی یافتہ علاقوں کے عوام کی طرح خوشحال ہوں۔

گورنر نے کہا جہاں تک مزید تعلیمی سہولتوں کے مطالبے کا تعلق ہے۔ مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ حکومت کو اس علاقے کی اس اہم بنیادی ضرورت کا پورا پورا احساس ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ امسال پچھتر نئے پرائمری سکول کھولے جا رہے ہیں۔ جو تین ہزار بچوں کے لئے کافی ہوں گے۔ اگلے پانچ سال کے اندر اندر کوئٹہ ڈویژن میں مزید ۲۷۰ پرائمری سکول کھولے جائیں گے۔ یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے ملک بھر کے تمام پرائمری سکول ڈسٹرکٹ کونسلوں کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ آئندہ پرائمری سکولوں کے تمام اخراجات ڈسٹرکٹ کونسلیں اپنے مالی وسائل سے برداشت کریں گی کوئٹہ اور قلات، ڈویژنوں کو اس سلسلے میں مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ ان ڈویژنوں میں پرائمری تعلیم کے سارے اخراجات بدستور حکومت برداشت کرے گی۔ گورنر نے بتایا کہ زیادہ مڈل سکولوں میں فنی تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

گورنر نے کہا مجھے یہ کہتے ہوئے بہت خوشی ہوتی ہے کہ ڈویژن میں بنیادی جمہوریتوں کی سرگرمیاں بہت حوصلہ افزا ہیں چونتیس یونین کونسلوں اور سات یونین کمیٹیوں کے ایک ہزار چالیس ارکان ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں مختلف اضلاع کی یونین کونسلوں کے سرکاری ارکان اور سیکرٹریوں کی ٹریننگ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ کوئٹہ پشین، سبی اور ژوب لورالائی کے اضلاع میں بنیادی جمہوریتوں کے کام کے لئے محکمہ ترقی دیہات کے تین ڈپٹی ڈائرکٹروں کا تقرر ہو چکا ہے۔ حکومت نے ہر یونین کونسل کے لئے اڑھائی ہزار تحصیل کونسل کے لئے پانچ ہزار اور غیر دیہی ترقیاتی علاقوں کی ترقیاتی سکیموں کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی گرانٹ منظور کی ہے۔ یونین کونسلوں اور تحصیل کونسلوں کے لئے منظور شدہ رقمیں ان کے سپرد کی جا چکی ہیں۔ ترقیاتی سکیموں کے لئے پانچ لاکھ روپے کی جو رقم منظور کی گئی ہے۔ اس میں سے ایک لاکھ روپیہ چاروں اضلاع میں برابر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ باقی ماندہ چار لاکھ روپے کے مصرف کے متعلق ۶ فروری ۱۹۶۱ء کو منعقد ہونے والے ڈویژنل کونسل کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔

ضلع جھنگ کے مختلف شہری علاقوں میں گندم کی فیئر پرائس شاپس کھولنے کی تجویز

زرعی اصلاحات کے تحت ۳۹۴۶۰ ایکڑ زمین مزارعین میں تقسیم کی جا چکی ہے۔

خان ظفر الحق خانصاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ کا پریس کانفرنس سے خطاب!

جھنگ ۲۸ جنوری۔ کل ضلع جھنگ کے ڈپٹی کمشنر جناب خان ظفر الحق خانصاحب نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع کے اہم مسائل کا جائزہ لیا اور حکومت کی رفاہی سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی۔

آپ نے ضلع جھنگ میں گندم کی قیمت اور سپلائی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گندم ۱۶ سے ۱۸ روپے من تک فروخت ہو رہی ہے۔ حکومت نے ۴۵۹ ٹن گندم ۱۶ روپے فی من کے حساب سے فروخت کی ہے۔ آپ نے بتایا کہ جس علاقہ سے بھی قیمتیں بڑھنے کی اطلاع موصول ہوتی ہے وہاں حکومت گندم پہنچانے کا انتظام کرتی ہے یہ تجویز بھی زیر غور ہے کہ بعض شہروں اور قصبات میں گندم کی فیئر پرائس شاپس کھول دی جائیں۔ تاکہ عوام کو آسانی سے گندم دستیاب ہو سکے۔

آپ نے ضلع میں گندم کی فصل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دو بارشیں ہو جانے کی وجہ سے گندم کی فصل پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔

آپ نے بتایا اس وقت ضلع میں ۲۴۶۹۵۸ ایکڑ زمین غیر الاٹ ہے جس کا زیادہ حصہ دریا برد یا سیم زدہ ہے اس زمین کو ٹیوب ویل سکیم کے تحت آباد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یونین کونسلوں کو بھی تحریک کی جا رہی ہے کہ وہ اس سکیم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ حکومت اس سلسلے میں تقاوی قرضے دینے اور دیگر ہر قسم کی سہولتیں دینے کے لئے تیار ہے۔

آپ نے یونین کونسلوں کی تعمیری سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یونین ۲۰۳ نے نو میل لمبی چھ سڑکیں تعمیر کیں۔ چک ۲۴۳ میں تین پختہ کمرے سکول کے لئے تعمیر کئے گئے۔ ۱۷۰ جھگڑوں کا تصفیہ کرایا گیا۔ کونسلوں کی طرف سے مزید مدارس اور ڈسپنسریاں کھولنے کے مطالبے آ رہے ہیں جنہیں حکومت پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

آپ نے بتایا زرعی اصلاحات کے تحت جو زمین حاصل کی گئی تھی اس میں سے ۳۹۴۶۰ ایکڑ زمین مزارعین میں تقسیم کر دی گئی ہے۔ باقی زمین کو نیلام کے ذریعے فروخت کر دیا جائیگا

آپ نے اشتمال اراضی کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ہمیں فوری طور پر ایک سو پٹواریوں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ریٹائرڈ پٹواری بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ ضلع میں بجلی کی سپلائی کی موجودہ حالت غیر تسلی بخش ہے اور بجلی کے ریٹ بھی زیادہ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ریٹ کم کرنے اور بجلی کی سپلائی کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ محکموں کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ ضلع میں زرعی بنک کی شاخ کا قیام بہت ضروری اور مفید ہے اور اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

(سٹاف رپورٹ)

محترمہ عنایت بی بی صاحبہؓ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۸ جنوری محترمہ عنایت بی بی صاحبہ اہلیہ اول محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی مرحوم و مغفور کل مورخہ ۲۷ جنوری ۶۱ء کو شام ۵ بجے کے قریب ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بذریعہ خط بیعت کی تھی اور موصیہ تھیں۔ آج بعد ظہر نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوں گی۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

احباب کرام مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

محمد احمد جامی

۳۔ میکلیگن روڈ لاہور

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

منٹ! گویا ایک سال میں چالیس گھنٹے اور دس سال میں ۴۰۰ گھنٹے اور ۰۰ سال میں کتنے دن اور ہفتے اور مہینے! اور یہ تحقیق کسی ملاّ نے یا واعظ کی نہیں۔ خالص مدرسی کے ڈاکٹروں کی ہے"!

("صدق جدید" لکھنؤ ۲۰ جنوری ۶۱ء)

کالجوں میں بیہودہ اور نامناسب فیشن کے رجحان کو روکنے کی ہدایت

تنگ پتلونیں، اور چست قمیضیں پہننے کی ممانعت۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ صوبائی محکمۂ تعلیم کے ڈائرکٹر نے مغربی پاکستان کے تمام کالجوں کے پرنسپلوں اور تعلیم کے علاقائی ڈائرکٹروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ طلبہ کو کسی بھی حالت میں تنگ موہری کی پتلونیں پہننے کی اجازت نہ دیں اور طالبات کو چست قمیص پہننے کی سختی سے ممانعت کی جائے یہ ہدایت ایک گشتی مراسلہ میں کی گئی ہے جس میں اس سلسلہ کی بعض سابقہ ہدایات کی وضاحت کی گئی ہے

سابقہ ہدایات میں کالجوں کیلئے یونیفارم کا مسئلہ پرنسپلوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا تھا اور انہیں یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اپنے کالج کی روایات کے مطابق طلبہ کے لئے ایسا لباس تخصیص کر سکتے ہیں جو سادگی، سلیقہ و شائستگی اور نظم و ضبط کا آئینہ دار اور فضول خرچی سے مبرا ہو۔ تازہ ہدایات میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ طلبہ کو کسی بھی صورت میں تنگ موہری کی پتلونیں پہننے کی اجازت نہیں دینا چاہیئے اسی طرح زنانہ کالجوں کی پرنسپلوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ "چست قمیص" پہننے کی یکسر ممانعت کر دیں اور کالجوں میں بیہودہ اور نامناسب فیشن کے رجحان کو روکیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴